Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۹ھش ۱۱ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۳۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو دنیا سے دست بردار ہوتا ہے وہ کبھی تباہ نہیں ہوتا

دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد بیوی بچوں کے کام آئے گی

"یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں۔ اور دنیا پر جھکتے ہیں۔

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ۔ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۹۷ و صفحہ ۹۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضور کچھ عرصہ کے لئے آج صبح ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس عرصہ کے لئے حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفاظت میں ہر طرح سے خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سیدہ موصوفہ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر دے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ثابت قدمی کے ساتھ

مالی قربانیوں میں

حصہ لیجئے۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

یوم مصلح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کی بابت جلسہ منعقد کرنے کی تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر قریب ترین کسی تاریخ میں بھی جلسے منعقد کر سکتی ہیں۔

ان جلسوں میں اس پیشگوئی کی اہمیت اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ جلسوں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۰ ہجری
۱۱ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش
۱۱ فروری ۱۹۸۰ء

غلبۂ حق اور اُس کے تین بنیادی ذرائع

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ وہ باطل کو مٹاتا ہے اور اس کے بالمقابل حق کو غالب کر کے رہتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(الشوریٰ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اللہ ہمیشہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے نشانوں کے ذریعہ قائم کر دیتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۔ (الانبیاء آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ لیکن ہم تو حق کو باطل پر اٹھا مارتے ہیں اور وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ (یعنی باطل) فوراً ہی بھاگ جاتا ہے۔

اور پھر جب اللہ تعالیٰ کی اِس قدیم سنت کے مطابق اسلام پورے طور پر غالب آگیا۔ یعنی سرزمین عرب سے شرک اور ہر قسم کے مشرکانہ رسوم و رواج مٹ گئے اور لوگ صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے اور حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کے نتیجہ میں ہر طرف امن و سلامتی کا دَور دَورہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۸۲)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) سب لوگوں سے کہہ دے (کہ بس اب) حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔

ان جملہ آیات سے ثابت ہے کہ منکروں اور مخالفوں کی طرف سے اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں حق کو مٹانے کی خواہ کتنی بھی کوششیں کی جائیں اور وہ ایڑی چوٹی کا زور ہی کیوں نہ لگائیں حق بہرحال غالب آکر رہتا ہے اور وہ اس شان سے غالب آتا ہے کہ پھر باطل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (المجادلہ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ (اور اس لئے غالب آئیں گے کہ) اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

رسولوں کے ساتھ ان پر ایمان لانے والوں کو بھی غلبہ عطا کیا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں بھی غلبہ کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔ (المائدہ آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں کہ) یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب (ہو کر رہنے والی) ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ حق بہرحال غالب آتا ہے اور منکروں کے مقابلہ میں حقیقی مومنوں کا کامیاب ہونا مقدر ہوتا ہے اور اسی لئے انہیں بھی غلبہ مل کر رہتا ہے لیکن حق آپ ہی آپ غالب نہیں آیا کرتا۔ اُس کے غلبہ کے لئے مومنوں کو دیگر مناسب حال اعمال بجا لانے کے ساتھ ساتھ اس راہ میں مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دُعائیں مانگنا پڑتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو غلبہ پر منتج ہونے والے اعمال بجا لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(الصف آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ (اے مومنو!) تم اللہ اور رسول پر (سچا) ایمان لاؤ اور (سچے اور حقیقی ایمان کے لازمی نتیجہ کے طور پر تم) اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے (غلبۂ حق کیلئے) انتہائی کوشش بروئے کار لاؤ۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

اگلی آیات میں بتایا کہ غلبۂ حق کے لئے اللہ کے راستہ میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کے تمہارے حق میں دو نتیجے ظاہر ہوں گے اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے بخشش مقدر کر دیگا چنانچہ فرمایا:۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (الصف آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ (غلبۂ حق کے لئے تمہارے اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ انتہائی کوشش بروئے کار لانے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں (تم کو رکھے گا)۔ یہ بڑی کامیابی ہے (جو وہ تم کو دے گا)

اور اللہ کے راستہ میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کا تمہارے حق میں دوسرا نتیجہ یہ ظاہر ہوگا کہ وہ تمہارے ذریعہ دینِ حق کو غلبہ عطا کرے گا جس کے تم خود خواہشمند ہو چنانچہ فرمایا:۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الصف آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اس (یعنی جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے) کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ کی تائید ہے اور (غلبۂ حق کی شکل میں) جلد حاصل ہونے والی فتح ہے۔ پس (اے رسول!) مومنوں کو بشارت دے (کہ ان کو اِسی جہان میں جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حق کا غلبہ تو ظاہر ہو کر رہتا ہے لیکن مومنوں کو اعمالِ صالحہ بجا لا کر مالی اور جانی قربانیوں کے ذریعہ اس کے لئے انتہائی جدوجہد بروئے کار لانی پڑتی ہے اور ایسی عظیم جدوجہد بروئے کار لانا ان کے فرائضِ منصبی میں شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور فرض ان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد پر بھروسہ نہ کریں بلکہ جدوجہد کے باوجود بھروسہ ان کا اپنے رب پر ہی ہونا چاہئے یعنی جدوجہد میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنی چاہئیں۔ چنانچہ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۲۵ میں یہ بتانے کے بعد کہ حق و باطل کی آویزش میں حق ضرور غالب آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جو مومن غلبۂ حق کے لئے اعمالِ صالحہ کی شکل میں انتہائی جدوجہد بروئے کار لاتے اور ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو ضرور شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۔ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

(الشوریٰ آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور مومنوں اور ایمان کے مطابق مناسب حال اعمال بجا لانے والوں کی دُعاؤں کو (اللہ ضرور) قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے (اپنی جدوجہد کے مطابق جتنے بدلہ کے وہ مستحق ہوتے ہیں اُس سے کہیں) زیادہ ان کو دیتا ہے اور (اس کے بالمقابل) منکروں کے لئے سخت عذاب مقدر ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ باطل مٹ کر اور حق غالب آکر رہتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ایمان لانے والے اپنے آپ کو سچے اور حقیقی ایمان سے مزین کریں پھر اعمال صالحہ کے طور پر غلبۂ حق کے لئے انتہائی جدوجہد بروئے کار لائیں۔ اور پھر غلبۂ حق کے لئے دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ سو گویا غلبۂ حق کے تین بنیادی ذرائع ہیں اور وہ ہیں اوّل سچا اور حقیقی ایمان۔ دوم اعمال صالحہ کی شکل میں انتہائی جدوجہد اور سوم غلبۂ حق کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ اور متضرعانہ دعائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی ۳۰ ویں کامیاب سالانہ کانفرنس

مکرم مولوی ظفر احمد صاحب سرور مبلغ مقیم لیگوس سے

بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ۳۰ ویں سالانہ کانفرنس جو ۲۳، ۲۴، ۲۵ دسمبر بروز اتوار، سوموار، منگل کو مسلم گرلز کالج لیگوس کے وسیع احاطہ میں منعقد ہوئی تھی۔ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ یہ کانفرنس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم وکیل التبشیر صاحب، صدر مملکت نائیجیریا الحاجی شیخو شغاری اور ملک کے بعض گورنر صاحبان کے پیغامات اور دیگر ایمان افروز تقاریر سے مزین تھی۔ نماز تہجد باجماعت نماز اور بعد نماز فجر اور مغرب درس قرآن مجید اور درس حدیث کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کہاں وہ زمانہ کہ پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں صرف ۷۵ افراد نے شرکت کی اور آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کے صرف ملک نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے افراد میں سے تقریباً ۵ ہزار مرد و زن اتنے دور دراز علاقوں سے سفر کی کوفت اٹھا کر راستہ کی مشکلات برداشت کر کے مالی قربانی دیتے ہوئے اس گرمی کے موسم میں اپنے سامان سمیت ریلوے، بسوں اور کاروں میں جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔ نہ صرف اندرون ملک سے بلکہ ری پبلک آف بینن، نائیجر اور غانا کے ممالک کے وفود بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ انہیں کوئی دنیاوی لالچ نہیں تھا۔ ہاں! مقصد صرف اور صرف خدا اور رسول کی باتیں سننا تھا۔ ہاں!! انہیں کسی دنیاوی طاقت نے اکٹھا نہیں کیا تھا بلکہ وہ دل تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے گئے تھے کہ جن کی فدائیت اور جذبۂ اخلاص اس بات کا آئینہ دار تھا کہ انہوں نے اس حقیقت کو پا لیا ہے کہ ؎

وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سالانہ کانفرنس کا موقعہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مساعی کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے دیگر ممالک کی طرح اس ملک کی کانفرنس مرکزی سلسلہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے تتبع میں اس کی ایک ہلکی سی جھلک کا اظہار ہوتا ہے۔ نائیجیریا میں تقریباً تمام پروگرام اور اس کی تیاری کا اہتمام اور تقسیم کار جلسہ سالانہ کی طرز پر ہوتی ہے چونکہ بتدریج ہر سال حاضری ترقی پذیر ہے۔ اس لئے لنگر خانوں کا اضافہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ امسال مزید تین گویا کل سات لنگر خانوں کا انتظام تھا اس کا فائدہ یہ ہوا کہ کھانے کی تیاری اور تقسیم عین وقت پر ہوتی رہی اور مسابقت الی الخیرات کا جذبہ بھی کارفرما رہا۔

ابتدائی تیاری

احباب جماعت کو کانفرنس کی اطلاع دینے اور شمولیت کی تحریک کرنے کے لئے حسب ہدایت محترم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج ہفتہ وار اخبار ٹروتھ میں باقاعدگی سے کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان دیا جاتا رہا۔ مکرم امیر صاحب بذریعہ خطوط بار بار مرکزی اور لوکل مبلغین کرام، سیکرٹریز اور سرکٹ چیئرمین صاحبان کو اس طرف توجہ دلاتے رہے کہ وہ ابھی سے افراد جماعت کو کانفرنس میں شمولیت کے لئے تیار کرتے رہیں اور کانفرنس سے چند روز قبل کانفرنس کا باقاعدہ پروگرام مرتب کر کے جماعتوں میں بھجوا دیا گیا تھا اور مقررین حضرات کو اطلاعات کر دی گئی تھیں جس کے نتیجہ میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال گذشتہ سالوں کی نسبت حاضری میں نمایاں فرق تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت لیگوس کے خدام اور دیگر افراد جماعت کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں آپ نے کانفرنس کے انتظامات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مکرم امینہ صاحب کو کانفرنس آفیسر مقرر کیا اور کانفرنس کو بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تقسیم کار کرتے ہوئے ۱۶ مختلف شعبوں کے لحاظ سے ڈیوٹیاں سونپی گئیں جن میں سیکرٹری جنرل کے علاوہ پبلسٹی، طبی امداد، روشنی، صفائی، پانی، مہمان نوازی، رہائش، خوراک، لاؤڈ سپیکر وغیرہ وغیرہ سیکرٹریان کیساتھ ایک بڑی تعداد معاونین کی تھی۔

اس کمیٹی نے حسب ہدایت مکرم امیر صاحب کانفرنس سے چند روز قبل احاطہ کانفرنس میں دفتر قائم کر کے اپنا کام شروع کر دیا تھا اور دن رات ایک کر کے کانفرنس کے شروع ہونے سے ایک روز قبل تمام انتظامات مکمل کر لئے تھے جس پر مکرم امیر صاحب نے بعد معائنہ تسلی و اطمینان کا اظہار فرمایا۔

مبلغین سلسلہ کی میٹنگ

بعد معائنہ انتظامات مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت مرکزی اور لوکل مبلغین سلسلہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں آپ نے دوران سال خدا تعالیٰ کے بعض فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۵۰ نئی بیعتیں ہوئی ہیں الحمد یہ تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہے۔ مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ گذشتہ سات سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو نائیجیریا میں چالیس مساجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس کے علاوہ آپ نے اِلارو اور بعض دوسری جماعتوں میں مسلسل دو ماہ تک ہفتہ میں ایک بار جگہ جگہ تبلیغ کے پروگرام کے مفید نتائج کا ذکر کرتے ہوئے دیگر مقامات پر بھی باقاعدہ پروگرام سے اتحاد تبلیغ شروع کرنے پر زور دیا اور آئندہ سال کو خصوصی تبلیغ کا سال قرار دیا تاکہ صدی کے اختتام کی وجہ سے جو فضا پیدا ہوئی ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے اور اس سلسلہ میں آپ نے دو دو تین تین دن کا دورہ کرنے کا بھی پروگرام بنایا اور خاص طور پر مشنریز پر دوران کانفرنس اپنا بہتر نمونہ پیش کرنے اور دوسروں کو نیکیوں کی طرف توجہ دلانے اور کانفرنس کے پروگرام کو کامیاب کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے دوسرے مشنریز کو بھی اپنی اپنی رائے کا اظہار کرنے اور مختلف تجاویز کے پیش کرنے کا موقعہ دیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ میٹنگ برخواست ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز

مقام کانفرنس کو ایک بہت عمدہ سٹیج اور سامعین کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں سے ترتیب دیا گیا تھا اور اس ساری جگہ کو چاروں طرف سے مختلف بینرز لگا کر سجایا گیا تھا۔

۲۳ دسمبر بروز اتوار صبح ۹½ بجے اس کانفرنس کا آغاز ہونا تھا مرد و زن صبح سے ہی اپنی اپنی نشستیں سنبھال رہے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری کی ساری جگہ پُر ہو گئی اور لوگ افتتاحی کارروائی سننے کے لئے چاروں طرف کھڑے ہونا شروع ہو گئے۔ وقت مقررہ پر افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی مسٹر جسٹس الووا صاحب تشریف لائے جنہوں نے مکرم امیر صاحب کی دعوت پر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے ہوئے پروگرام کے مطابق کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کروایا جو مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد لوائے احمدیت جماعت احمدیہ نائیجیریا کے صدر الحاج عبدالعزیز ابیولا صاحب (Abiola) نے اور قومی جھنڈا مہمان خصوصی مسٹر جسٹس الووا (Ouwa) صاحب نے فضا میں بلند کئے۔ جونہی یہ جھنڈے فضا میں لہرائے گئے فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر سے گونج اٹھی۔ اس رسم کے بعد مہمان خصوصی کو سلامی دینے کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام کے لئے ہر سال کسی نہ کسی سٹیٹ کے خدام کو موقع دیا جاتا ہے۔ امسال دُور افتادہ بینڈل سٹیٹ کے خدام کا باوردی چاق و چوبند دستہ سٹیج کے پچھلی جانب چار قطاروں میں تیار کھڑا تھا جن کا مہمان خصوصی نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ معائنہ کیا اور جونہی مکرم امیر صاحب اور مہمان خصوصی مقررہ جگہ پر کھڑے ہوئے احمدیت کے ان جیالوں نے بڑے ترتیب کے ساتھ اپنے لوکل انداز میں جھوم جھوم کر سامنے سے گزرتے ہوئے یک زبان ہو کر سوز میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ یہ کہنا شروع کیا:۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہم بینڈل سٹیٹ کے احمدی خدام ہیں۔ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے غلام ہیں"

یہ تھی احمدیت کے ان سپوتوں کی سلامی جو ہر دیکھنے اور سننے والے کو توحید خداوندی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی تعلیم دے رہی تھی۔ ان خدام نے یہ پروگرام ایسے منظم طریقے سے پیش کیا کہ جسے مہمان خصوصی اور حاضرین نے خوب سراہا۔

اس پروگرام کے بعد مہمان خصوصی نے دوبارہ کرسی صدارت سنبھالتے ہوئے ری پبلک آف بینن کے خدام کو قصیدہ پڑھنے کی دعوت دی جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہے تھے۔ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے چند اشعار بڑی خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

قصیدہ خوانی کے بعد محترم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے افتتاحی دعا سے قبل خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ جماعت بفضل اللہ تعالیٰ روبہ ترقی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد "کیپ فارورڈ" کے مطابق ہر آن آگے بڑھ رہی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جن میں مختلف مذاہب اور مختلف قبائل کے لوگ بشمول مکہ کے کثیر تعداد میں جماعت میں شامل ہونے کا ذکر ہے۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں اسلام کی حسین تعلیم کے احیاء کیلئے مامور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی گئی ہے اور اس وقت ہزارہا ایسی باتیں خود مسلمانوں کے اندر موجود ہیں کہ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

یہ امر جماعت احمدیہ کے لئے باعث فکر ہے اور اجلیں اس کی اصلاح اور اسلام کی عالمگیر تبلیغ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے جماعت کے سامنے آئندہ سال کے لئے تربیت و اصلاح بعد تبلیغ اسلام کا منصوبہ پیش کیا۔ آپ نے اپنے خطاب کے اختتام پر افتتاحی دعا کرائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مہمان خصوصی مسٹر جسٹس الودا صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی مذہبی، تعلیمی، طبی اور رفاہ عامہ کے کاموں کی برملا طور پر تعریف کی۔ آپ نے بتایا کہ نائیجیریا میں تمام مذہبی شعور اور بیداری جماعت احمدیہ اور اس کے مبلغین کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ آپ نے بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا کہ جنہوں نے یہ عظیم الشان اسلامی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی کہ اسلام پُرامن ذرائع سے دُنیا کو اپنی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا:۔

"یہ جماعت احمدیہ کے عظیم بانی ہی تھے کہ جنہوں نے یہ جانفزا مژدہ دنیا کو سنایا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیمات اپنے اندر یہ طاقت رکھتی ہیں کہ وہ مسلمانوں میں دوبارہ زندگی کی روح پھونک دیں اور یہ کہ موعود لیڈر کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ وہ اسلام سکھائے اسلام کی تبلیغ کرے اور اسلام کی بہترین تعلیم کو بحیثیت شاندار عملی نمونہ کے دنیا کے سامنے پیش کرے اور وہ بلا خوف و خطر غلط عقائد کو چیلنج کرے اور مسلموں اور غیر مسلموں کو بداخلاقی اور دنیا پرستی کی دلدل سے نکال کر صحیح مذہب کی طرف لائے یہ خود اپنی ذات میں ایک انقلابی نظریہ ہے اور اس عام نظریہ کے خلاف ہے کہ مہدی بزور شمشیر مسلموں اور غیر مسلموں کو نجات کی طرف لائے آج اسلام پُرامن ذرائع سے اکناف عالم میں پھیل چکا ہے اور یہ سب دلائل کی قوت اور اس روشنی کے نتیجہ میں ہوا ہے جو حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اس صدی کے آغاز میں روشن کی تھی۔"

پیغامات جن کے ترجمہ رپورٹ کے آخر میں درج ہیں سنائے جانے کے بعد الحاج خلیل محمود صاحب لائبریرین نائیجیریا یونیورسٹی نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افریقہ سے دوستی تعلق" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ براعظم افریقہ کو اس امر پر بجا طور پر فخر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے جنکی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کا تعلق مصر کے شاہی خاندان سے تھا۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف غانا نے مختصر طور پر غانا میں احمدیت کے نفوذ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غانا میں احمدیت دُن دُونی ترقی ہے۔

اجلاس دوم

اس دن کا دوسرا اجلاس ۴ بجے شام زیر صدارت مکرم مندیو صاحب ڈائرکٹر سپورٹس لیگوس سٹیٹ مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغ سلسلہ ایجیبوادو کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ لیگوس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقریر کی اور حضور کے عشق الٰہی اور عشق رسول کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مستفیض صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت قرآن حدیث اور عقل کی روشنی میں بیان کی آپ نے مسلمانوں کے اس بارے میں غلط اور مضحکہ خیز نظریات کا ابطال پیش فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد ری پبلک آف بینن کے ایک دوست مکرم تجانی صاحب نے فرینچ میں اور مکرم الیاس صاحب آف بینڈل سٹیٹ نے "میں نے احمدیت کیوں قبول کی" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جن میں بیان کیا کہ وہ بدمذہب خاندان سے نکل کر اسلام کی آغوش میں آئے پھر کس طرح احمدیت نے ان کی عملی زندگی میں انقلاب بپا کیا جو دوسروں کے لئے حیرت انگیز تھا پھر خدا تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ کئی دوسری روحوں کو جادۂ مستقیم پر لا سکیں یہ تقاریر بہت دلچسپی اور ایمان کی حرارت کا باعث ہوئیں۔ بعد ازاں آج کے دن کی کارروائی کا اختتام دعا پر ہوا۔

دوسرا دن

اجلاس اوّل

۲۲ دسمبر بروز سوموار کانفرنس کا دوسرا دن تھا اس دن کے اجلاس اوّل کے مہمان خصوصی مکرم برائمو صاحب جو اوگون سٹیٹ میں اکثریتی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر ہیں تھے۔ آپ نے کرسی صدارت سنبھالتے ہوئے الحاج دارامولو صاحب کو تلاوت قرآن کریم کی دعوت دی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم نے اپنے صدارتی خطاب میں سال رواں کے اہم واقعات کی روشنی میں جہاد بالسیف کے غلط نظریہ کا ابطال کیا اور بتایا کہ جماعت نے پُرامن ذرائع سے جو عظیم کام کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ بعدہٗ الارو کے چار بچوں نے حاضرین کے سامنے ایک مجلس مذاکرہ پیش کی جو ہر چھوٹے اور بڑے کے لئے دلچسپی کا باعث ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار نے قصیدہ یا عین فیض اللّٰہ والعرفان کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

قصیدہ پڑھے جانے کے بعد حاضرین کے سامنے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ریکارڈ شدہ تقریر کا ایک حصہ سنایا گیا جس میں آپ نے موجودہ حالات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

کی صداقت کو بیان کیا جو لوگوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

اس ریکارڈ کے بعد عزیزم محمد اطہر شاہد ابن محترم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے یوربا زبان میں چند منٹ کے لئے تقریر کی جسے سامعین نے بڑے غور اور دلچسپی سے سنا۔ اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر مسعود فشولا صاحب نے "جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے دوسروں پر امتیازات کے ضمن میں خلافت کی اہمیت کو بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم رفیع صاحب ری پبلک آف بینن نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس وقت دنیا میں صرف اور صرف احمدیت ہی ہے جو اسلام کی صحیح تصویر کو دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ آپ کے بعد مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید نے نائیجیریا میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعتی پروگرام کو پیش کیا اور بتایا کہ اللہ کے گھر کو بنانے والوں کے لئے خدا اور رسولؐ نے کن کن انعامات کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مسجد فنڈ کے لئے اپیل کی گئی تو مرد و زن نے اس میں دل کھول کر حصہ لیا۔ ہر شخص مالی قربانی پیش کرنے میں پیش پیش نظر آتا تھا۔

اجلاس دوم

اس دن کا دوسرا اجلاس شام چار بجے مہمان خصوصی مکرم عبدالغنی صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پہلی تقریر "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا نشان ہیں" کے موضوع پر الحاج الودا صاحب نے فرمائی۔ دوسری تقریر "رسوم کے خلاف جہاد" کے موضوع پر مکرم معلم بچی صاحب نے کی۔

سلائیڈز پروگرام:۔ اس دن رات کو سلائیڈز کا پروگرام بھی تھا جسکا اہتمام مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب نے کیا جس میں آپ نے نائیجیریا میں مشن ہاؤس، مساجد، سکول اور ہسپتال کی تعمیر اور قرآن کریم کی نمائش وغیرہ کو بذریعہ سلائیڈز لوگوں کے سامنے پیش کیا جس سے نائیجیریا میں جماعت کے پھیلتے ہوئے اثر و نفوذ، دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی صحیح معنوں میں عکاسی ہو رہی تھی۔

تیسرا دن

۲۵ دسمبر بروز منگل کانفرنس کا تیسرا اور آخری دن تھا جس میں صبح کے وقت ایک ہی اجلاس رکھا گیا تھا۔ اس اجلاس کی کارروائی مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب مبلغ سلسلہ جوس نے کی۔ آپ کی تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر سونر احمد صاحب نے "نجات یافتہ کون؟ محمدؐ یا مسیحؑ" کے عنوان سے حاضرین کے سامنے خطاب کیا جس میں آپ نے دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے ہی نجات کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم الحاج بُساری صاحب چیئرمین ابادان جماعت نے لوکل زبان یوروبا میں "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے خاص طور پر اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کی پیشگوئی کو پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم معلم جیبو صاحب نے نائیجیریا میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر مجوزہ عالمی کانفرنس کے بعض اہم پہلو بیان کئے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں جماعت کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا کہ جماعت نے ماضی میں مساجد کی تعمیر اور لٹریچر کی اشاعت کے متعلق جو منصوبہ بنایا تھا وہ بہت ہی بابرکت ثابت ہوا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں تقریباً چالیس چھوٹی اور بڑی مساجد کی تعمیر عمل میں آئی اور لٹریچر اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں سے مرصع ہو کر ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اب آئندہ کے لئے لائحہ عمل مبلغین کی تیاری ہے تاکہ بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق جماعتوں کو مبلغین اور معلمین مہیا کئے جا سکیں اس ضمن میں نائیجیریا میں شروع ہونے والے مشنری کالج کے پروگرام کی تفصیل پیش کی۔

آپ نے تمام کارکنان کی جلسہ کی کامیابی کے لئے شب و روز مساعی کا شکریہ بھی ادا کیا۔ آخر میں مکرم الحاج آبیولا صاحب صدر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اختتامی تقریر فرمائی اور کانفرنس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے پُرسوز دعا کروائی۔ اور اس طرح اللہ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ۳۰ ویں سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس ماہ کے چندہ جات براہ کرم اسی ماہ ادا فرمائیے۔

(ناظر بیت المال احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط ۱۸

سمندر اور قرآن حکیم

سمندر سے متعلق چند اور پیشگوئیاں اور حقائق

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

(۲)

جہاں تک انسانی مشینوں کا تعلق ہے ان کے اعتبار سے مدوجزر میں بے قاعدگی پائی جاتی ہے لیکن قوانین قدرت کے لحاظ سے اس میں اس قدر باقاعدگی ہے کہ بعض جگہ گھڑیاں ان کی وجہ سے درست کی جاسکتی ہیں پھر مدوجزر کا عمل سمندروں کی پیدائش سے آج تک بلاتوقف جاری ہے اور کئی رنگ میں اس سے انسانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے پھر قوموں یا ملکوں کے تنازعات اور سیاسی تغیرات اس عمل میں خلل پیدا نہیں کرتے اسی چیز کو قرآن کریم نے سَخَّرَ لَكُمْ کے الفاظ سے ادا کیا ہے خدمت کا یہ کام کس کس رنگ میں ہو رہا ہے اس کا ایک حصہ ایسا ہے جس کو ہر عقل سے فہمی شخص بھی سمجھ سکتا ہے اور دوسرا حصہ ایسا ہے جو انسان کی دانش جست جو اور محنت پر موقوف ہے سمندر کے اثرات کا ایک حصہ پہلی اقساط میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(۴)

سمندر اور بقائے حریت

پھر سمندر کئی علاقوں کے لئے حفاظت اور بقائے حریت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہندوستان کی تاریخ پر نظر ڈالئے سارے حملے اس ملک پر خشکی کے راستہ سے ہوئے۔ بحری راستہ سے ایک بھی حملہ اب تک نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ سمندر ایک قدرتی روک ہے جس پر قابو پانا آسان نہیں۔ نپولین بوناپارٹ نے اپنے دور میں سارے یورپ کو زیر و زبر کر دیا لیکن برطانیہ اس کی یلغار سے محفوظ رہا کیونکہ بحیرۂ شمالی درمیان میں حائل تھا۔ اسی طرح قریب کے زمانہ میں ہٹلر نے یورپ کے بڑے حصہ کو زیر نگیں کر لیا لیکن برطانیہ باوجود سامان کی کمی کے اس کی یورش سے محفوظ رہا کم و بیش ہر جگہ سمندر یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے اور ملکوں کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

(۵)

سمندر میل ملاپ کا ذریعہ ہے

جہاں سمندر ایک قدرتی ذریعہ حفاظت ہے وہاں وہ قوموں اور ملکوں کے باہم میل ملاپ کا ایک اہم ذریعہ ہے قرآن کریم نے بتایا ہے کہ اس کی وجہ سے سفر کی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں اور کشتیاں بڑے اطمینان سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہیں کشتیوں اور جہازوں کی وجہ سے ملکوں اور قوموں کا میل ملاپ بہت بڑھ گیا ہے اور سفر آسان ہو گیا ہے یورپی اقوام نے ہندوستان کا بحری راستہ اسی لئے دریافت کیا کہ خشکی کے راستے سفر کرنے میں سیاسی حالات مانع ہو رہے تھے۔ آج ہندوستان اور پاکستان کے سیاسی تعلقات کی وجہ سے سفر میں بعض رکاوٹیں ہیں اسی طرح دوسرے ممالک میں جانے میں رکاوٹیں ہوتی ہیں لیکن بحری سفروں میں گویا آزادی پائی جاتی ہے۔ اور سیاسی رکاوٹیں درمیان میں حائل نہ ہوتیں۔ پھر سمندر کا سفر خشکی کے سفر کے مقابلہ میں کم خرچ بھی ہے۔

قرآن کریم نے لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ کے الفاظ استعمال کئے ہیں جو پیش گوئی کا رنگ رکھتے ہیں قرآن کریم کے نزول کے وقت سمندر سے سفر کے لئے عام طور پر استعمال نہیں ہوتا تھا لیکن ان الفاظ میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ سمندر میں بڑی بڑی شاہراہیں بن جائیں گی اور وہ میل ملاپ کا بہت اہم ذریعہ بن جائے گا۔ چنانچہ آج کل یہی صورت ہے۔

(۶)

سمندر تجارتی ترقی کا ذریعہ ہے

ایک فائدہ سمندر کا یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان خدا کے فضل کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس جگہ فضل سے مراد تجارت ذریعہ ترقی ہے یہ امر محتاج بیان نہیں کہ جو ممالک سمندر کے کنارے واقع ہیں وہ تجارتی لحاظ سے بہت ترقی کر سکتے ہیں برطانیہ اور جاپان کی ترقی میں سمندر کو بڑا دخل ہے۔ اس کے برعکس جو ملک سمندر کے کنارے سے محروم ہیں ان کی تجارت اور ترقی میں بہت سی رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور انہیں درآمد و برآمد میں آزادی حاصل نہیں ہوتی افغانستان، نیپال اور بھوٹان اس کی عمدہ مثالیں ہیں بیرونی علاقوں سے ان کا لین دین اس امر پر موقوف ہے کہ ہمسایہ ممالک سے ان کے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر ان میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ان کی معیشت [illegible] ہو جاتی ہے

آج کل کا زمانہ ایسا ہے کہ کوئی ملک ہر لحاظ سے خود کفیل نہیں ہو سکتا اسے لازماً بہت سی ضروری اشیاء مختلف علاقوں سے منگوانی پڑتی ہیں۔ ان اشیاء کی منتقلی میں سمندر بہت سہولت پیدا کرتا ہے جس طرح سمندری سفر خشکی کے سفر کے مقابلہ میں نسبتاً سستا ہوتا ہے اسی طرح سامان تجارت کی حمل و نقل جس قدر سہولت سے اور سستے داموں سمندر کے ذریعہ ہو سکتی ہے وہ خشکی کے ذریعہ ممکن نہیں سامان حرب ہو یا خورد و نوش کی اشیاء ضروریات زندگی کی چیزیں ہو یا آرائش و زیبائش کی سب سمندروں کے ذریعہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آجا رہی ہیں۔ بے شک ہوائی جہازوں اور ریلوں کے ذریعہ بھی چیزیں منتقل ہوتی ہیں لیکن جس مقدار میں اور جس سہولت سے یہ کام سمندر کے ذریعہ ہو رہا ہے وہ دوسرے ذرائع سے ممکن نہیں۔

(۷)

سمندر اور زیور

ایک فائدہ سمندر کا یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں سے وہ چیزیں نکلتی ہیں جو زیور کا کام دیتی ہیں اصل موتی جو زیورات کا ایک اہم جزو ہیں سمندر سے ہی حاصل ہوتے ہیں بحری جانور بعض صدفے اس کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اس جانور کے پیٹ میں کوئی سخت مادہ مثلاً مٹی، لکڑی کے ٹکڑے وغیرہ چلے جائیں تو وہ اس کے اطراف ایک قسم کا مادہ لعاب کی شکل میں لگا دیتا ہے اور وہ رفتہ رفتہ موتی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زیوروں کا جزو ہونے کے علاوہ یہ موتی الگ طور پر بھی ہار کی شکل میں استعمال ہوتے ہیں انہیں گلے میں پہنا جاتا ہے یا بازوؤں پر باندھا جاتا ہے موتیوں کے علاوہ سیپیاں، کوڑیاں اور [illegible] بھی جو مختلف شکل و صورت کے ہوتے ہیں اور ان کا رنگ بہت دلکش اور خوشنما ہوتا ہے بطور زیور استعمال ہوتے ہیں۔ پھر جسم کی زینت کے علاوہ ذہین گھر کی زینت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

یہ موتی اور مونگے جو بطور زیور استعمال ہوتے ہیں بحیرۂ احمر اور بحیرۂ روم نیز خلیج فارس اور دوسرے علاقوں سے حاصل کئے جاتے ہیں اور ان کی تجارت وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔

بطور زیور ان چیزوں کا استعمال بہت پرانا ہے چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ کورل (Coral) کہتا ہے۔

"مشہور اور قیمتی سرخ مونگے بحیرۂ روم سے حاصل ہوتے ہیں اور وہ سینکڑوں سال سے زیور کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ گال (فرانس کے قدیم باشندے) اپنے خود اور اپنے ہتھیاروں کو ان سے سجایا کرتے تھے۔ اہل روما کے نزدیک ان کی قدر و منزلت نہ صرف ان کی خوبصورتی کی وجہ سے تھی بلکہ وہ ان کو شفا دینے والی خصوصیات کا بھی حامل سمجھتے تھے اور ان کے بچے مونگوں کے ہار پہنتے تھے تاکہ خطرات سے محفوظ رہیں۔"

پھر اس کتاب میں زیر لفظ پرل لکھا ہے۔

"احیاء علوم کے دور میں ہلکی پھلکی بالیاں باریک سونے کے تاروں سے بنائی جاتی تھیں جن میں موتی آویزاں کئے جاتے تھے اسی طرح ایسی پنیں بنائی جاتی تھیں جن میں موتی لٹکے رہتے تھے۔ اس زمانہ کی تصاویر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ گردن کے اطراف اور بازوؤں کے گرد موتی کی لڑیاں پہنی جاتی تھیں۔"

درخواست دعا

میرے ایک دوست مکرم بشیر احمد صاحب نصیر آباد ربوہ تقریباً ایک ماہ سے سانس رکنے کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور اب کچھ افاقہ ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔ (محمد ارشد کاتب الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارانی علاقوں میں سبزیوں کی کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مہار ریسرچ آفیسر شعبہ سبزیات فیصل آباد

سبزیات میں ہر وہ غذائی اجزا موجود ہیں جو انسانی جسم کی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یوں تو اجزا پھلوں۔ گوشت۔ انڈوں اور دودھ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں لیکن مہنگے ہونے کی وجہ سے عوام الناس کی قوت خرید سے باہر ہیں اس لئے سبزیوں کی اہمیت و افادیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مزید برآں ماہرین خوراک کے لئے اندازے کے مطابق ہر ایک فرد کو سال میں کم از کم ۱۲۵-۱۰۰ کلو گرام سبزیوں کا استعمال کرنا بہت ضروری ہے لیکن ہمارے ملک میں سبزیوں کی فی کس سالانہ کھپت صرف ۳۰-۳۵ کلو گرام فی کس ہے جو بہت ہی کم ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سبزیاں کافی مہنگی اور نایاب ہیں سبزیاں مہنگی ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔

(۱) سبزیوں کی کاشت کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے اور سبزیوں کی کاشت زرعی اصول کے مطابق نہیں کی جاتی۔

(۲) سبزیاں شہروں کے دور دیہات میں کاشت کی جاتی ہیں اس طرح سے بہت سی سبزیاں منڈی تک پہنچتے پہنچتے خراب ہو جاتی ہیں۔

(۳) سبزیوں کو شہر تک لانے کے لئے کافی محنت درکار ہوتی ہے اور اس طرح ان کی قیمت میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے۔

سبزیوں کی قلت کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سبزیوں کی کاشت کو فروغ دیا جائے ہر زمیندار اور شہری کنبہ کو اپنی گھریلو ضروریات کے پیش نظر اپنے کھیتوں اور شہری کنبہ کو اپنے گھروں کوٹھیوں وغیرہ کی ملحقہ زمین کے کسی نہ کسی ٹکڑے پر جو میسر آ سکے سبزیاں کاشت کرنی چاہیئے۔

سبزیوں کی کاشت میں چند عوامل کو خاص دخل ہے۔ مثلاً عمدہ زمین پانی کی بہم رسانی کھیاری اور گوبر کی کھادوں کا بروقت اور صحیح استعمال۔ لہٰذا یہ ان علاقوں میں ہی کاشت کی جاتی ہیں جہاں مذکورہ بالا عوامل آسانی سے میسر آ سکتے ہیں۔ خاص کر پانی لیکن اب تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ سبزیاں بارانی علاقوں اور ان علاقوں میں جہاں بارش نہیں ہوتی لیکن زمین اچھی ہے وہاں اگر پانی تھوڑی سی مقدار میں بھی میسر ہو سکے تو گھریلو پیمانے پر سبزیاں کاشت کی جا سکتی ہیں۔ مندرجہ بالا علاقوں میں حسب ذیل طریق اختیار کر کے سبزیاں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ ہر وہ کنبہ جو ان دور افتادہ مذکورہ علاقوں میں رہائش پذیر ہے اپنی ضروریات سبزی کے لئے کہیں نہ کہیں سے اور کسی نہ کسی طرح پانی بہم پہنچاتا ہے۔ لہٰذا وہ پانی جو نہانے اور دیگر گھریلو کاموں کے استعمال میں لایا جاتا ہے یا جب کبھی بارش ہو تو پانی کو چھوٹے چھوٹے پکے یا کچے تالابوں میں جمع کر لیا جائے اور ضرورت کے وقت گھڑوں میں بھر دیا جائے جو سبزیاں اگانے کے لئے استعمال ہوں۔ صابن ملا پانی چونا وغیرہ ڈال کر صاف کیا جا سکتا ہے پانی میں گندگی پن نہیں ہونا چاہیئے ورنہ گھڑوں کے مساموں سے پسینہ باہر زمین میں نہیں آئے گا۔

زمین کی تیاری اور گھڑوں کا استعمال

ایک کنبہ جو ۸-۱۰ افراد پر مشتمل ہو اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لئے ۵-۱۰ مرلہ زمین پر سبزیاں کاشت کر سکتا ہے سبزیاں کاشت کرنے سے پہلے زمین میں ۴۰-۴۵ کلو گرام گوبر کی گلی سڑی کھاد کاشت سے تقریباً تین چار ہفتے پہلے ڈال کر زمین میں اچھی طرح سے ملا دیں۔ اگر گوبر کی کھاد دستیاب نہ ہو سکے تو مصنوعی کھادوں کا استعمال بحساب ۳۰ کلو گرام نائٹروجن ۳۰ کلو گرام فاسفورس اور ۳۰ کلو گرام پوٹاش فی ایکڑ کیا جائے۔ فاسفورس اور پوٹاش کی تمام مقدار اور نائٹروجن کی آدھی مقدار بوائی سے پیشتر اور باقی آدھی نائٹروجن والی کھاد پھول نکلنے کے وقت استعمال کی جائے سبزیوں کی کاشت سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے مئی کے ۱۰-۱۵ نئے گھڑے خرید کر سبزیوں کی فصلوں کے مطابق زمین میں گردن تک دبا دیئے جائیں اگر بھنڈی توری یا ٹماٹر جیسی سبزیوں کی کاشت مقصود ہو تو گھڑوں کا درمیانی فاصلہ ۱½ سے ۲ میٹر رکھیں۔ زمین میں دبائے ہوئے گھڑوں میں مذکورہ بالا تالابوں میں اکٹھا کیا ہوا پانی بھر دیا جائے۔ اور گھڑوں کے منہ پلاسٹک سے بند کر دیے جائیں ۲-۳ دن کے بعد گھڑوں کے اندر والا پانی رس رس کر گھڑوں کے گرد و نواح والی زمین میں آ جائے تا اس طرح زمین میں سبزیوں کے بیج اگ سکیں گے اور سبزیاں نشوونما پا سکیں گی۔

طریقہ کاشت: جب گھڑوں کو پانی سے بھر دیا جائے تو ارد گرد کی زمین میں نمی آ جاتی ہے ہر گھڑے کے چاروں طرف دائرے کی شکل میں ۲-۳ سنٹی میٹر کی گہرائی تک سبزیوں کے بیج بو دیے جائیں۔ بوائی کے وقت بیج ذرا زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے بیج اگنے کے ایک ہفتہ بعد بیلوں والی سبزیوں کے ۶-۸ پودے ... دوسری سبزیوں کے ۱۲-۱۴ پودے رکھیں باقی ماندہ پودے نکال کر دیے جائیں بوائی سے پیشتر بیجوں کو ۶-۸ گھنٹے تک پانی میں بھگو لیا جائے تو بہتر ہو گا جب گھڑوں سے پانی ختم ہونے لگے تو گھڑوں کو دوبارہ پانی سے بھر دیا جائے اور پلاسٹک سے منہ بند کر دیئے جائیں ایسا کرنے سے پانی بخارات کی صورت میں ضائع نہیں ہوتا موسم گرما میں گھڑوں کو ۱۰-۱۲ دفعہ بھرنا پڑے گا تاکہ پودوں کو متواتر نمی ملتی رہے اگر کبھی بارش ہو جائے تو حسب ضرورت گھڑوں کو دیر سے بھرا جا سکتا ہے اس طرح سبزیاں پیدا کرنے میں پانی کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے کیونکہ پانی جیسا کہ کھیتوں میں ضائع ہو جاتا ہے اس طریقہ سے ضائع نہیں ہوتا اور کھیت میں جڑی بوٹیاں کم اگتی ہے علاوہ ازیں بارانی علاقوں میں بارانی سبزیاں کاشت کی جا سکتی ہیں۔ لیکن وہاں بھی اگر گھڑوں سے مدد لی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اگر کبھی وقت پر بارش نہ ہو تو گھڑوں میں پانی ڈال کر فصل کو اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ اگر بارش ٹھیک وقت پر ہوتی ہے تو گھڑوں کو خالی رکھا جا سکتا ہے۔

موسم گرما کی سبزیوں کا چارٹ

نام سبزی	کاشت کا وقت	طریقہ کاشت	شرح تخم فی مرلہ
بھنڈی توری	وسط فروری تا اپریل	اڑھائی فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں طرف ۹ سے ۱۲ انچ کے فاصلہ پر بیج لگائیں	۵۰ گرام
کریلا	مارچ تا اپریل	پانچ فٹ چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف ایک سے ۱½ فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں۔	۲۰ گرام
ٹینڈا	مارچ تا اپریل	پانچ فٹ چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف ایک سے ۱½ فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں۔	۲۰ گرام
چپن کدو یا کوتش	وسط فروری تا مارچ	اڑھائی فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں طرف ایک فٹ سے ۱½ فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں	۱۰ گرام
گھیا توری	مارچ تا مئی	۸ فٹ چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف دو فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں۔	۱۰ گرام
گھیا کدو	مارچ تا اپریل	۸ فٹ چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف دو فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں۔	۱۰ گرام
ترا اور کھیرا	وسط فروری تا مارچ	۵ فٹ چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف ایک سے ۱½ فٹ کے فاصلہ پر بیج کاشت کریں	۴ گرام
لوبیا	وسط فروری تا مارچ	قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۶ انچ رکھیں۔	۵۰ گرام

تصحیح

الفضل پرسیرۃ خاتم النبیین نمبر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء میں مضمون بعنوان "سیرۃ طیبہ کا ایک درخشان پہلو" میں صفحہ ۲۱ کالم اول پندرہویں سطر کے بعد مندرجہ ذیل سطور سہو کتابت سے شائع ہونے سے رہ گئیں۔

"اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رؤف و رحیم آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب پر شفقت فرماتے تھے اور دل سے کسی کا برا نہ چاہتے تھے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ تھا کہ نمازوں کے وقت پر ادا نہ ہو سکنے کی وجہ سے کافروں کے لئے مندرجہ بالا سزائے کلمات آپ کے منہ سے نکلے (قارئین کرام تصحیح فرما لیں" (ادارہ)

درخواست دعا: خاکسار ایک عرصہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے مختلف عوارض لاحق ہیں احباب جماعت سے دردمندانہ گذارش ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (محمد حسین گھٹیالوی فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ ماجدہ

میری والدہ صاحبہ کا نام محمد بی بی تھا آپ والد صاحب کی وفات کے پانچ سال بعد ۱۹۵۲ء میں رفیوجی کیمپ چک جمال ضلع جہلم میں فوت ہوئیں اور وہاں ہی دفن ہوئیں۔ آپ کے پانچ بچے فوت ہوئے کچھ والد صاحب کی زندگی میں اور کچھ آپ کی وفات کے بعد والد صاحب کی وفات کے چند ماہ بعد میرا چھوٹا بھائی [illegible] احمد جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھا فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہجرت کے پاکستان آنا پڑا جو ایک درد بھری داستان ہے ہجرت کے بعد چند دن میں یکے بعد دیگرے میرے دو بہن بھائی مشتاق احمد اور نذیر بیگم فوت ہو گئے میری والدہ نے یہ سب صدمات بڑے صبر سے برداشت کئے۔ اب میں جو آپ کا بڑا لڑکا تھا اور سب سے چھوٹی بہن حمیدہ بیگم [illegible] آپ کے ساتھ تھے (اب [illegible] فضل سے شادی شدہ اور پانچ بچوں کی [illegible] ہیں) لیکن آپ نے مجھے میرے والد صاحب کی وصیت کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں بھیج دیا جب میں کی حالت میں تھیں۔ کیمپوں کی زندگی تھی پردیس کا معاملہ تھا دو سال کے اندر تین بچے اور خاوند کی جدائی کا صدمہ تھا۔

(۱) حالانکہ بعض بزرگوں اور عزیزوں نے مشورہ دیا کہ ایسے حالات میں مجھے ربوہ نہ بھیجیں شاید وہ سمجھتے تھے کہ اس کی جدائی سے اس کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ لیکن آپ نے اپنے خاوند کی آخری خواہش اور وصیت کو پورا کرنے کا عزم کیا ہوا تھا۔ اگرچہ میری جدائی کے خیال سے غم زدہ بھی تھیں۔ ایک دن میں نے ان کو الگ بیٹھے روتے ہوئے دیکھا وجہ پوچھنے پر کہنے لگے کہ تمہارے بعض رشتہ داروں نے تجھے جامعہ میں بھیجنے پر مجھے رو کا تھا اور میرے اصرار پر جہاں تم مجھ سے ناراض ہوئے کہ ہماری بات نہیں مانتی وہاں کسی نے یہ بھی کہہ دیا کہ دیکھیں گے یہ کہاں سے مولوی فاضل بن کر آئے گا یہ بات سن کر مجھ کہا کہ تم کو ضرور وہاں جانا ہے اور محنت سے پڑھنا ہے اور مولوی فاضل پاس کرنا ہے یہ تمہارے باپ کی وصیت ہے۔ افسوس ہے کہ میری والدہ مجھے مولوی فاضل بنا ہوا نہ دیکھ سکیں میں نے [illegible] مولوی فاضل کیا ہے۔

میری والدہ کی ایک حسین خواہش

میں چھوٹا سا تھا۔ پانچ چھ سال کا ہوں گا۔ اور [illegible] دن اپنی والدہ کے پاس بیٹھا تھا میرے تایا زاد بھائی [illegible] اللہ مرحوم گھر کے دوسرے افراد کو عشا یا مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے میری والدہ نے اس وقت مجھے آواز دے کر کہا کہ تم بھی کبھی بڑے ہو کر نماز پڑھاؤ گے اور میں تجھے نماز پڑھاتے ہوئے دیکھوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حسین تمنا کو پورا کیا۔ لیکن وہ مجھے نمازیں پڑھاتے یا تقریریں کرتے ہوئے نہ دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان کی اس تمنا اور دعا کا ان کو اپنی رضا کی صورت میں بدلہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

میرے تایا جان کی ایک تمنا

میرے تایا جان کا نام دوست محمد تھا میرے والد صاحب دو بھائی تھے۔ بڑی محبت اور اتفاق سے رہتے تھے والد صاحب کی وفات کے بعد تقریباً [illegible] سال تک میرے لئے دعائیں کرتے اور پدرانہ شفقت سے پیش آتے رہے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں میرا بھرا آزاد کشمیر میں گزشتہ سال رمضان میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رشتہ میں میرے ایک ماموں مولوی بشیر صاحب غالباً ۴۵-۴۶ء میں قادیان سے مولوی فاضل کر کے گھر گئے وہ سیر کے لئے صبح صبح جایا کرتے تھے ایک دن ان کو سیر کرتے ہوئے دیکھ کر خاندان کے دوسرے افراد کی موجودگی میں میری طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ ابھی ہمارا بھی کوئی مولوی فاضل ہو گا۔ میرے تایا جان کی یہ خواہش اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ آپ کو لمبی زندگی دی اور آپ نے اپنے خاندان کے دوسرے فاضل دیکھے خاکسار کے بعد میرے بیٹے نے فاضل عربی کیا اور خدا کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے سرگودھا بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل لیا۔ اور پھر [illegible] وقف زندگی میں اور حضور نے ان کے وقف قبول کیا۔ الحمد للہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کی نیک خواہشوں اور دعاؤں کو قبول کرتا ہے میرے والدین اور میرے تایا جان نے جس وقت اپنی اپنی خواہش کا اظہار کیا وہ قبولیت دعا کا وقت تھا یہ چند باتیں اس لئے لکھی ہیں کہ احباب میرے ان بزرگوں کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں اور دعا فرمائیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ آخر دم تک اپنے عہد کو نبھانے کی توفیق بخشے (آمین)

(بشیر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ سابق مبلغ غانا مغربی افریقہ)

اعلان نکاح

عزیزم ڈاکٹر شریف احمد صاحب اشرف رجسٹرار لنڈن ہسپتال کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ حمید بنت مکرم حاجی حمید احمد صاحب آف ساہیوال بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا عبدالمنان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال نے ۸۰-۱-۲۵ کو پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ برات شام کو واپس آئی۔ مکرم بشیر الدین صاحب نے ۸۰-۱-۲۱ کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر [illegible] سے برکات اور فیوض کا موجب بنائے۔ (میاں محمد اسماعیل فیصل آباد)

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

لجنات ہائے اماء اللہ سے ضروری گزارش ہے کہ [illegible] مستورات کی مکمل فہرستیں چاہئیں مہربانی فرما کر تمام لجنات جلد سے جلد فہرستیں بھجوا دیں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ فارم تجنید میں تمام مستورات کے پہنچ چکے ہیں یا نہیں! اور اس طرح ہم اپنے رجسٹر صحیح کر سکیں۔

(سیکرٹری تجنید)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی خالہ محترمہ سعودہ بیگم صاحبہ والدہ عزیزم میاں عبدالرشید احمد صاحب ونگ کمانڈر ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ انہیں دمہ کی شکایت ہے۔ اب ضعف اور بے چینی زیادہ ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت عاجلہ اور صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خالہ جان کو قادیان اور ربوہ میں لجنہ اماء اللہ میں اعلیٰ خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے۔

(میاں عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کا عزیز مبارک احمد۔ پاک آرمی اور لڑکا نعیم احمد [illegible] کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو نمایاں کامیابی عطا کرے۔ (میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑکانہ)

(۳) میری بہو اہلیہ ناصر احمد ظفر ریلوے گارڈ خانیوال ایک طویل عرصہ سے اعصابی کمزوری کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کر کے ہماری پریشانی کو دور فرما دے اور ہمارے لئے تسکین قلب کا سامان میسر ہو۔ آمین۔ (محمد ابراہیم شاد چھور چک [illegible] ضلع شیخوپورہ)

(۴) میری دادی جان ان دنوں شدید علیل ہیں ان کی کامل صحت یابی اور عمر درازی کے لئے دوست دعا فرمادیں۔ (عبدالباسط قیصر ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار راولپنڈی)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

[illegible] احزاب حجم ۱۰ ہزار الفاظ۔ لفظ الفاظ۔ اوّل ۷۰۰/- روپے دوم ۵۰۰/- روپے سوم ۳۰۰/- روپے آخری تاریخ وصولی ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء ہے (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے تعلیمی وظائف

تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان تعلیمی وظائف کے حصول کے سلسلہ میں جن کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر کیا تھا

۱۔ تمام درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امیر صاحب / صدر صاحب جماعت مقامی کے توسط سے ان کی مفصل رپورٹ کے ساتھ آنی چاہئیں۔

۲۔ امسال کسی ایسے امتحان کے بعد جو طالب علم نے ۱۹۷۸ء سے قبل پاس کیا ہو مزید تعلیم کے لئے تعلیمی وظیفہ کی درخواست نہیں کرنی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم)

برائے ممبران سٹینڈنگ فنانس کمیٹی بجٹ

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ان کے دفتر میں بروز جمعہ مورخہ ۱۵/۲/۸۰ بوقت ۸½ بجے صبح ہوگا۔ لہٰذا مکرم ممبران کرام خوشنودیت فرما کر ممنون فرمائیں۔ بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ولادت

عزیز مکرم عبد الباسط ابن مکرم میاں عبد الحکیم صاحب آف مغلپورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ جنوری کو اپنے فضل و کرم سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عطاء الکریم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میاں جلال الدین صاحب آف حلقہ شالامار باغ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح صحت مند باعمر اور خادم اسلام بنائے اور والدین کے لئے راحت جان ثابت ہو آمین۔

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

ہر مجلس میں "مربی اطفال" کا تقرر ضروری ہے۔ جن مجالس میں ابھی تک مربی اطفال مقرر نہیں ہوئے۔ ان میں جلد از جلد تقرر فرما کر مرکز کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

محترم مرزا منظور الحق صاحب قادیانی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خاکسار کے والد محترم مرزا منظور الحق صاحب جو مرزا منظور احمد قادیانی کے نام سے معروف تھے۔ مورخہ ۳ فروری ۱۹۸۰ء کو بوقت ساڑھے دس بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۷۹ سال وفات پا گئے۔ آپ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی عمر کے لحاظ سے بہت اچھی تھی۔ وفات کے روز حسب معمول صبح رحمت بازار میں اپنے دوست احباب سے ملتے ہوئے مکرم غلام احمد خان صاحب کے ہمراہ ان کی کار میں گول بازار گئے۔ خلافت لائبریری کے قریب کار سے اچھے بھلے اترے۔ لیکن چند قدم آگے چل کر گر پڑے اور طبی امداد پہنچنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

والد صاحب مرحوم حضرت مرزا غلام اللہ صاحب قادیانی کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور بچپن میں قرآن کریم پڑھنے کی ابتداء کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کلمات دہرائے تھے۔ مغل برلاس خاندان میں مرزا ہادی بیگ صاحب کی اولاد میں سے تھے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے قدیمی روابط تھے۔ بہت مخلص بنی نوع انسان کے ہمدرد اور نیک سیرت انسان تھے۔ بڑا وسیع حلقہ رکھنے والے وضعدار بزرگ تھے۔ پسماندگان میں چھ لڑکے اور ایک لڑکی ہے جو بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

دوسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ اور از راہ شفقت قبرستان عام میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا انور رشید الحق صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان نے دعا کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔

(مرزا مسعود احمد۔ برلاس منزل۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مہاس سکنہ رحیم یار خان کی اہلیہ سردار بیگم صاحبہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۱۲ جنوری کو ان کی نماز جنازہ از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی اور لواحقین سے اظہار افسوس بھی کیا۔ بعد ازاں انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بچے اور ایک بیٹی (خاکسار کی اہلیہ) چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عبد المجید ظفر قائد رحیم یار خان

- ھوالشافی -

ناخونہ کورس	PTERYGIUM COURSE
ناخونہ کیور ۵/- روپے	PTERYGIUM CURE
ناخونہ لوشن ۳/- "	PTERYGIUM LOTION

ڈاک خرچ و پیکنگ ۵ روپے

میزان ۲۳ روپے

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۰۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹر خادم حسین ڈوگر

شاندار کلیرنس سیل

۱۰ فروری تا ۲۹ فروری

امریکن جارجٹ پلین۔ گرم چادریں۔ ہر قسم کے ریشمی و سوتی کٹ پیس فلیٹ و باڈر پرنٹ ریشمی و سوتی سلک پلین و پرنٹ۔ بوسکی۔ ٹائرون۔ آئرش لین۔ کیمرک پرنٹ پیپر پرنٹ۔ پردہ کلاتھ پر رعایتی سیل لگائی گئی ہے۔ احباب اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ خواجہ عبد المومن مومن کلاتھ ہاؤس قریشی گیٹ گولبازار ربوہ فون ۵۱۷